چودھری افضل حقؒ کی ’’زندگی‘‘

’’زندگی‘‘ ایک انوکھی کہانی ہے۔ دلچسپ اور مربوط۔ لچکیلی ڈالیوں جیسی جھومتی لہراتی نثر میں لکھی گئی کہانی۔ الہڑ تشبیہوں اور البیلے استعاروں کے سات پردوں میں چھپی ایک کتھا___ جو منظر در منظر طلوع ہوتی ہے۔ یوں جیسے کوئی کنیا، کوئی روپ ونتی اپنا گھونگھٹ اُٹھاتی ہے......دھیرے دھیرے......تو اس کی سندرتا کی روشنی ہر طرف پھیلتی ہی چلی جاتی ہے۔ ’’زندگی‘‘ کے مصنف کے قلم میں کچھ ایسی ظالم پھبن تھی کہ یہ روپ ونتی اُسے دل دے بیٹھی۔ افضل حق کا قلم ایک مہان لیکھک کا قلم تھا۔ انھوں نے حکایت وافسانہ اور قصہ وداستان کے سارے رنگ اور سارے طلسم اس کتھا کنیا کی جھولی میں ڈال دیے۔ تب ایک ایسی کہانی وجود میں آئی، جس نے اردو ادب میں ہمیشہ کی زندگی پائی۔

جناب اسلم انصاری نے اسی ’’زندگی‘‘ کی کہانی لکھی ہے۔ کہانی کی کہانی۔ داستان کی داستان۔ اردو فکشن کے کلاسیکی سرمائے کی تفہیمِ نو اور تحسینِ نو، آج کی زبان میں اور آج کے عہد میں کیونکر ممکن ہے؟ جناب اسلم انصاری کی یہ کتاب، اسی سوال کا ایک جواب اور اسی طلب کی ایک تکمیل ہے۔ انصاری صاحب کی یہ تحریر بھی، ہمیشہ کی طرح نہایت عالمانہ، نہایت استادانہ اور نہایت پُرلطف ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ ان کی گفتگو سے مہنتائی کی بو تک نہیں آتی۔ ہمارے عہد کے ادبی مہنت، لکھتوں کی ایسی جانچ پرکھ پر قادر ہی کب ہوئے؟ ایسے نقادوں اور محققوں کے دور میں، کہ جو جانچتے کم اور ہانکتے زیادہ ہیں، جناب اسلم انصاری کا وجود بلاشبہ مغتنمات میں سے ہے۔

یہ تحریر دراصل جناب ڈاکٹر اسلم انصاری کی کتاب چودھری افضل حق اور اُن کی تصنیف زندگی سوانح اور فکری وفنی مطالعہ کے فلیپ کے لیے لکھی تھی لیکن بوجوہ شائع نہ ہوسکی۔